کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں

ایک شخص نے نکاح کیا لیکن اب تک رخصتی نہیں ہوئی رخصتی سے پہلے
لڑکے نے والد کی بات پر غصہ کرتے ہوئے کہا میں اپنی بیوی کو طلاق طلاق
طلاق دیتا ہوں۔ اب آیا اس صورت میں تین طلاقیں ہوئی
یا ایک طلاق ہوئی اس مسئلے میں اختلاف پایا جا رہا ہے
لڑکی والے کہتے ہیں دوبارہ نکاح کرلو تو شریعت کی اجازت ہو تو
کرلیا جائے۔ مذکورہ الفاظ تاکید کی نیت سے نہیں بولے

ہیبار علی ولد دوست علی چانگ
لیاقت کالونی
حیدرآباد

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۳۶۰
مورخہ
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

جواب منسلک ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مسؤلہ میں شخص مذکور کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہوگئیں ہیں اب رجوع نہیں ہوسکتا اور بغیر حلالہ کے نکاح بھی نہیں ہوسکتا، سوال میں ذکر کردہ طلاق کے الفاظ ''طلاق طلاق طلاق دیتا ہوں'' میں طلاق کا جملہ ''دیتا ہوں'' پر پورا ہورہا ہے اور حکم کا اثبات تکمیل جملہ کے بعد ہوتا ہے جزء ناقص سے حکم ثابت نہیں ہوتا، لہذا تینوں طلاقوں کا تعلق لفظ ''دیتا ہوں'' کے ساتھ ہونے کی وجہ سے تینوں طلاقیں واقع ہوگئیں، فصار کقولہ ''تین طلاق دیتا ہوں''۔

مذکورہ جواب کی تائید مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے ایک فتویٰ (جو دارالعلوم دیوبند سے ۱۳۶۱ھ میں جاری ہوا) سے ہوتی ہے کہ جس میں حضرت رحمہ اللہ نے صورتِ مسؤلہ کے مشابہ مسئلہ میں تین طلاقوں کے وقوع کا حکم بیان فرمایا ہے۔

مسئلہ زیر بحث میں غور کیا جاوے کہ اس میں '' ایک طلاق دو طلاق تین طلاق دیا میں'' کہا گیا تو لفظِ طلاق سے حسبِ قاعدہ مذکورہ طلاق واقع نہ ہونی چاہئے، جب تک کہ لفظ ''دیا میں'' اس کے ساتھ نہ ملایا جاوے کیونکہ اس میں تو صیغہ ایقاع یہی لفظ ''دیا میں'' ہے، لفظ طلاق صیغہ ایقاع نہیں، یہ دوسری بات ہے کہ اگر کلام میں ''دیا میں'' مذکور نہ ہوتا تو صرف لفظِ طلاق سے طلاق پڑ جاتی اور ''دیا میں'' کو مقدر قرار دیا جاتا...............اس لئے صورت مذکورہ میں ''دیا میں'' کہنے سے پہلے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی اور جب ''دیا میں'' کہا تو تین طلاق کے بعد کہا اس لئے تینوں طلاقیں اس غیر مدخول پر واقع ہوگئی۔ (رجسٹر نمبر ۳ رمسئلہ نمبر ۸۳ آمدہ از دارالعلوم دیوبند)

فی المحیط البرهانی ج٤/٤٠٦ تکرار الطلاق وایقاع العدد فی المدخولة وغیر المدخولة (ادارة القران)

فی "فتاویٰ الفضلی "إذا قال لها قبل الدخول بها :اگر تو زن منی بیك طلاق ودوطلاق دست باز داشته ،یقع ثلاث تطلیقات ،ولولم یقل :دست باز داشته یقع واحدة ،لأن فی الوجه الأول الکلام إنما یتم عند قوله : دست باز داشته ،لأنه صار مغیر اللأول فیتوقف فیقع الثلاث جملة ،وفی الوجه الثانی اول کلامه تام ،فبانت به لا الی عدة

فی خلاصة الفتاویٰ ج ۲/۸۷ (مکتبه رشیدیه)

رجل قال لامراته قبل الدخول بها اگر تو زن وئی ترا بیك طلاق ودوطلاق وسه طلاق دست باز داشتم یقع ثلاث ولو لم یقل دست باز داشتم یقع واحدة

جاری ہے.........

فی المحیط البرهانی ج٤/ ٤٠٧ (ادارة القران)

إذا قال لها ولم یدخل بها : إن دخلت الدار فأنت طالق وطالق وطالق ،فدخلت الدار یقع واحدة عند أبی حنیفة رحمه الله تعالى وعندهما یقع الثلاث ولو قدم الجزاء فقال : أنت طالق وطالق وطالق إن دخلت الدار،فدخلت یقع الثلاث بلاخلاف،والمسألة معروف

کذا فی خیر الفتاویٰ ج٥/ ١٢٩ مکتبه امدادیه ملتان .... والله اعلم بالصواب

محمد عدنان عزیز

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١٤٣٢/٦/١٠ھ

١٤ مئی ٢٠١١ء

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

١٣-٦-١٤٣٢ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

١٤٣٢/٦/١٤ھ
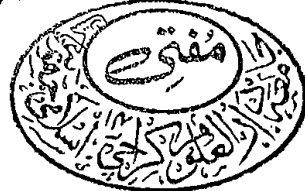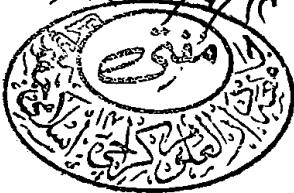
الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

١٤٣٢/٦/١٧ھ

الجواب صحیح

١٤٣٢-٦-١٨ھ

الجواب صحیح

محمد عبد المنان عفی عنہ

١٤٣٢-٦-١٥

الجواب صحیح

١٤٣٢/٦/١٥ھ

الجواب صحیح

١٤٣٢-٦-١٥ھ

(وضاحتی نوٹ)

مذکورہ مسئلے کے متعلق دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے اس مسئلہ سے مشابہ تین جوابات رجسٹر نمبر ۸۲/۷۰۳، ۱۲/۱۱۶۱، ۳/۱۱۰۹ میں ایک طلاق واقع ہونے کا حکم لکھا گیا ہے، لیکن اب جب یہ مسئلہ دارالافتاء میں آیا تو اس پر طویل غورو خوض اور تلاش بسیار کے بعد المحیط البرھانی اور خلاصۃ الفتاویٰ کی عبارات اس مسئلے کے متعلق ملیں جو صریح ہیں، اس کی مزید تائید اس بات سے بھی ہوگئی کہ اس مسئلہ کے مشابہ ایک صورت ایسی ملی جس کا جواب مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے مفصل تحریر فرمایا تھا، جس میں تین طلاقوں کے وقوع کا حکم ہے؛ لہذا حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی رئیس دارالافتاء کے مشورے کے بعد دارالافتاء دارالعلوم کراچی سے اس مسئلے میں تین طلاقوں کے واقع ہونے کا فتویٰ جاری کیا گیا۔

۸۳
۳

"زوجۂ غیر مدخول بہا کے بارے میں کہا کہ ایک طلاق دو طلاق تین طلاق (تحقیقی فتویٰ)"

السوال

فتوی ع ۱۱۶۱ رجسٹر الف ۵۹ھ کے متعلق مکرر سوال آیا جو درج ذیل ہے گزارش یہ ہے کہ اس مرسل دونوں فتووں کے اختلاف کی وجہ یہاں مسلمانوں میں باہم سخت نزاع ہو رہا ہے اور ایک علاقہ کے مسلمان عوام و علماء دو فریق ہو گئے ہیں اور دہلی کے مفتی صاحب کی خدمت میں مستفتی نے عالمگیری عبارات لکھکر دوبارہ استفتاء کیا جب بھی حضرت مفتی صاحب دہلوی نے وہی جواب اول تحریر فرمایا لہذا سخت نزاع میں گرفتار ہو کر حضور اقدس کو تکلیف دیتا ہوں کہ دونوں فتویٰ ملاحظہ فرما کر ہمارے لئے کوئی چارہ تجویز فرماویں فقط۔ (وہ استفتاء جو دہلی روانہ کیا:)

ایک شخص اپنی منکوحہ غیر مدخول بہا کے متعلق کسی عزیز سے کہا کہ تم نے میرے لئے ایک کانٹا بو دیا اس نے جواب دیا کیا تم کند کرنا نہیں جانتے ہو کند کر دو ناکح نے کہا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق دیا میں بھیجئے تمہارا کانٹا کند کر دیا ایک مولوی صاحب نے پوچھا کہ کانٹا سے تمہارا کیا مراد ہے جواب دیا کہ جس عورت کو میں نکاح کیا تھا اس عورت کے بارے میں مولوی صاحبان میں اختلاف پڑ گیا ایک کہتے ہیں ایک طلاق واقع ہوا دوسرا کہتے ہیں تین طلاق مغلظہ پڑ گیا بعض لوگ ایک طلاق تسلیم کرتے ہوئے دوبارہ وہی مذکورہ کو بغیر ناکح اول سے فقط نکاح جدید کرا دیا گیا نکاح بغیر تحلیل عند الشرع درست ہو گا یا نہیں بینوا توجروا

الجواب (از دھلی)

ایک طلاق پڑی اور تجدید نکاح جائز ہوئی فقط

محمد کفایت اللہ دھلی

الجواب (از دیو بند)

۸۳/۳

فی الدر المختار والطلاق یقع بعدد قرن به لا بہ نفسہ عند ذکر العدد وعند عدمہ الوقوع بالصیغۃ اھ قال الشامی ای متی قرن الطلاق بالعدد کان الوقوع بالعدد بدلیل ما اجمعوا علیہ من انہ لو قال لغیر المدخول بھا انت طالق ثلاثا طلقت ثلاثا ولو کان الوقوع بطالق لبانت لا الی عدۃ فلغا العدد (الی قولہ) ثم اعلم ان الوقوع ایضا بالمصدر عند ذکرہ وکذا بالصفۃ عند ذکرھا کما اذا قال انت طالق البتۃ حتی لو قال بعدھا ان شاء اللہ تعالی متصلا لا یقع ولو کان الوقوع باسم الفاعل لوقع اھ (شامی ص ۶۲۷ ج ۲) ومثلہ فی البحر حیث قال وقدمنا ان الوقوع بالمصدر والوصف عند ذکرھما (بحر ص ۲۹۲ ج ۳) عبارت مرقومہ سے معلوم ہوا کہ عدد اور وصف وغیرہ اگر طلاق کے ساتھ ذکر کئے جاویں تو جب تک وہ عدد اور وصف ذکر نہ ہو جاویں کلام ناتمام رہتا ہے اور بغیر اس کے وقوع طلاق کا حکم نہیں کیا جاتا مثلاً اگر انت طالق طلاقا کہا جاوے تو محض انت طالق سے کوئی طلاق نہ پڑے گی اور اگر صرف انت طالق ہی کہا جاتا تو محض اتنے ہی لفظ سے طلاق پڑجاتی مسئلہ زیر بحث میں غور کیا جاوے کہ اسمیں "ایک طلاق دو طلاق تین طلاق دیا میں" کہا گیا تو لفظ طلاق سے حسب قاعدہ مذکورہ طلاق واقع نہ ہونی چاہیے جب تک کہ لفظ "دیا میں" اسکے ساتھ نہ ملایا جاوے کیونکہ اسمیں تو صیغہ ایقاع یہی لفظ "دیا میں" ہے لفظ طلاق صیغہ ایقاع نہیں یہ دوسری بات ہے کہ اگر کلام میں "دیا میں" مذکور نہ ہوتا تو صرف لفظ طلاق سے طلاق پڑجاتی اور "دیا میں" کو مقدر قرار دیا جاتا اور غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ انت طالق طلاقا سے زیادہ اس بارہ میں صریح ہے کیونکہ اسمیں صیغہ ایقاع انت طالق ہے اور طلاقا اس کے متعلقات میں سے ہے اور یہاں صیغہ ایقاع خود بھی لفظ "دیا میں" ہے

۸۳
۳

اس لئے صورت مذکورہ میں "دریا میں" کہنے سے پہلے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی اور جب "دریا میں" کہا تو تین طلاق کے بعد کہا اس لئے تینوں طلاقیں اس غیر مدخولہ پر واقع ہو گئی مگر غور کرنے کے بعد بھی احقر کا یہی خیال ہے دھلی کے فتوی کی وجہ سے اگر آپ کو تردد ہے تو دوسرے علماء سے مراجعت فرماویں اور جس پر دیانتاً آپ کا قلب مطمئن ہو اس کو اختیار فرماویں فقط

کتبہ محمد شفیع عفی عنہ
دارالعلوم دیوبند
(۲۰/۲/۱۳۶۱ھ)

فی الدر المختار مع حاشیۃ رد المحتار: (۴/ ۵۰۰ ط رشیدیہ کوئٹہ)

والطلاق یقع بعدد قرن بہ لا بہ نفسہ عند ذکر العدد.

وفی البحر الرائق: (۳/ ۵۰۹ ط رشیدیہ کوئٹہ)

وقدمنا ان الوقوع بالمصدر والوصف عند ذکرھما أیضا.

وفی تبیین الحقائق: (۳/ ۷۲ ط دار الکتب بیروت)

ولا یقال: لو کان الواقع ھو العدد لما وقع علیھا عند اقتصارہ علی قولہ: انت طالق ولم یذکر العدد ماتت بعدہ اولم تمت لانا نقول: تقدر الطلقۃ الواحدۃ عند عدم ذکرھا اقتضاء وعند وجود ذکر العدد یقع المذکور فلا حاجۃ الی التقدیر.

وفی الھندیۃ: (۱/ ۳۷۳ ط رشیدیہ کوئٹہ)

والاصل فی ھذہ المسائل (فی الطلاق قبل الدخول) ان الملفوظ بہ اولا ان کان موقعا اولا وقعت واحدۃ واذا کان الملفوظ بہ اولا موقعا اخرا وقعت ثنتان